OPEN ACCESS
Al-ISRA
﴾International Journal of Islamic Thought﴿
ISSN: 2959-3603
www.israjr.com

Al-ISRA
Vol.:5, Issue: 1, Jan -March 2026 PP: 421-431

قرضوں کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اسلامی تعلیمات: معاشی و معاشرتی اثرات کا تجزیہ
The Growing Trend of Debt and Islamic Teachings: An Analysis of Economic and Social Impacts

Dr. Tahir Sadiq
Lecturer, Department of Islamiat, Federal Urdu University, Islamabad
Email: Dr.tahirsadiq@gmail.com

Dr. Muhammad Babar Ali
Lecturer, Army Public School & College, Westrige
Email: alimbabar786.new@gmail.com

Dr. Farah Jabeen
HOD & Lecturer, Department of Islamic Studies, Kips College Khanna Pul Islamabad
Email: drfarahjabeen1@gmail.com

Abstract
Debt is an important issue in human economic life, the need for which may arise due to unavoidable circumstances, emergency requirements, and business activities. However, in the contemporary era, the extraordinary increase in the trend of borrowing has become a serious economic and social problem. In the modern economic system, easy access to loans, credit cards, installment-based purchases, consumer financing facilities, and the provision of loans by various financial institutions have apparently increased the opportunities to meet human needs. On the other hand, unnecessary expenditures, ostentation, luxurious lifestyles, and living beyond one's means have caused individuals and families to remain under a continuous burden of debt. If a loan is taken according to genuine need, for a lawful purpose, and while considering the borrower's actual ability to repay, it can serve as a means of meeting an economic necessity. However, when borrowing becomes a habit or a means of fulfilling luxuries and unnecessary desires, its effects extend beyond an individual's financial independence and begin to affect the entire family and society. Islam has addressed the issue of debt with great seriousness, and the Qur'an and Sunnah provide clear teachings regarding the repayment of debts, financial responsibility, mutual cooperation, honesty, and good treatment of those in need. The Qur'an directs that

CC BY

debt transactions should be documented properly, thereby establishing the foundations of transparency and responsibility in financial dealings. Similarly, the Prophet Muhammad ﷺ emphasized the importance of repaying debts, protecting the rights of debtors, and treating creditors with fairness and kindness. The Islamic economic system discourages extravagance, wastefulness, greed, and financial irresponsibility, while promoting moderation, contentment, frugality, and mutual cooperation. In the contemporary era, the increasing burden of debt has resulted in mental stress, family disputes, economic instability, social inequality, and, in some cases, ethical and legal problems. Therefore, it is essential to examine the growing trend of debt not merely from an economic perspective but also from Islamic, ethical, social, and human perspectives. The present study analyzes the major causes behind the increasing trend of indebtedness, its effects on individuals, families, and society, and the ways in which Islamic teachings offer an effective solution to this problem through responsible financial behavior, caution in borrowing, and the promotion of economic balance.

Keywords: *Debt, Islamic Teachings, Economic Impact, Social Impact, Financial Responsibility.*

تمہید

قرض انسانی معاشی زندگی کا ایک اہم مسئلہ ہے، جس کی ضرورت کبھی ناگزیر حالات، ہنگامی ضروریات اور کاروباری معاملات کے باعث پیش آتی ہے، تاہم موجودہ دور میں قرض لینے کے رجحان میں غیر معمولی اضافہ ایک سنجیدہ معاشی اور معاشرتی مسئلہ بن چکا ہے۔ جدید معاشی نظام میں آسان قرضوں، کریڈٹ کارڈز، اقساطی خریداری، صارفین کی مالی سہولتوں اور مختلف مالیاتی اداروں کی جانب سے قرضوں کی فراہمی نے بظاہر انسانی ضروریات پوری کرنے کے امکانات بڑھا دیے ہیں، لیکن دوسری طرف غیر ضروری اخراجات، نمود و نمائش، تعیشات اور آمدنی سے بڑھ کر طرزِ زندگی اختیار کرنے کے باعث افراد اور خاندان مسلسل قرض کے بوجھ تلے دب رہے ہیں۔ قرض اگر ضرورت کے مطابق، جائز مقصد کے لیے اور ادائیگی کی حقیقی استطاعت کو مد نظر رکھتے ہوئے لیا جائے تو یہ ایک معاشی ضرورت پوری کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے، لیکن جب قرض عادت، آسائش یا غیر ضروری خواہشات کی تکمیل کا وسیلہ بن جائے تو اس کے اثرات فرد کی مالی خود مختاری سے آگے بڑھ کر پورے خاندان اور معاشرے کو متاثر کرتے ہیں۔ اسلام نے قرض کے معاملے کو نہایت سنجیدگی سے لیا ہے اور قرآن و سنت میں قرض کی ادائیگی، مالی ذمہ داری، باہمی تعاون، دیانت داری اور ضرورت مند کے ساتھ حسنِ سلوک کی واضح تعلیمات دی گئی ہیں۔ قرآن کریم نے قرض کے معاملات کو باقاعدہ تحریر میں لانے کی ہدایت دے کر مالی معاملات میں شفافیت اور ذمہ داری کی بنیاد فراہم کی، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے قرض کی ادائیگی کی اہمیت، مقروض کے حقوق اور قرض خواہ کے ساتھ حسنِ معاملہ کی تعلیم دی۔ اسلامی معاشی نظام انسان کو فضول خرچی، اسراف، لالچ اور مالی بے اعتدالی سے روکتا ہے اور اعتدال، قناعت، کفایت شعاری اور باہمی

تعاون کو فروغ دیتا ہے۔ موجودہ دور میں بڑھتے ہوئے قرضوں کے نتیجے میں ذہنی دباؤ، خاندانی تنازعات، معاشی عدم استحکام، سماجی ناہمواری اور بعض اوقات اخلاقی و قانونی مسائل بھی جنم لیتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ قرض کے بڑھتے ہوئے رجحان کا صرف معاشی زاویے سے نہیں بلکہ اسلامی، اخلاقی، معاشرتی اور انسانی پہلوؤں سے بھی جائزہ لیا جائے۔ زیرِ نظر موضوع میں اسی امر کا تجزیہ کیا جائے گا کہ قرضوں میں اضافے کے بنیادی اسباب کیا ہیں، ان کے فرد، خاندان اور معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں، اور اسلامی تعلیمات کس طرح ذمہ دارانہ مالی رویے، قرض سے احتیاط اور معاشی توازن کے ذریعے اس مسئلے کا مؤثر حل پیش کرتی ہیں۔

قرضوں کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اسلامی تعلیمات

قرض انسانی معاشی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ کسی فرد، خاندان یا کاروباری ادارے کو بعض اوقات ایسی مالی ضرورت پیش آتی ہے جسے پورا کرنے کے لیے وہ کسی دوسرے فرد یا مالیاتی ادارے سے رقم حاصل کرتا ہے۔ اسلامی شریعت نے قرض کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے اسے فی نفسہٖ ممنوع قرار نہیں دیا، بلکہ ضرورت مند کی مدد، مالی تعاون اور معاشرتی ہمدردی کے ایک اہم ذریعے کے طور پر اس کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ تاہم اسلام نے قرض کو محض مالی معاملہ نہیں سمجھا بلکہ اسے حقوق العباد، امانت، دیانت، وعدے کی پابندی اور معاشرتی ذمہ داری سے وابستہ کیا ہے۔ اسی وجہ سے قرآن مجید نے قرض کے معاملات کے لیے ایک مستقل اور تفصیلی رہنمائی فراہم کی اور سورۃ البقرۃ کی آیت 282 میں قرض کو لکھنے، مدت متعین کرنے، گواہ بنانے اور معاملے کو عدل وانصاف کے ساتھ محفوظ کرنے کی ہدایت دی۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ۔"[1]

"اے ایمان والو! جب تم ایک مقرر مدت تک آپس میں قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔"

مفسرین نے اس آیت کو اسلامی مالی معاملات میں شفافیت، دستاویز بندی اور حقوق کے تحفظ کی بنیادی دلیل قرار دیا ہے۔ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ قرض کے معاملے کو لکھنے کا مقصد حقوق کی حفاظت اور معاملات کی توثیق ہے۔[2]

موجودہ دور میں قرض کی ضرورت اور اس کے استعمال میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ گھر کی تعمیر، تعلیم، علاج، شادی، کاروبار، زرعی ضروریات، رہائشی اخراجات، گاڑیوں اور دیگر اشیاء کی خریداری کے لیے لوگ مختلف ذرائع سے قرض حاصل کرتے ہیں۔ اگر قرض کسی حقیقی ضرورت کو پورا کرنے، معاشی سرگرمی کو فروغ دینے یا کسی ہنگامی مشکل سے نکلنے کے لیے لیا جائے اور اسے مناسب منصوبہ بندی کے ساتھ بروقت ادا کیا جائے تو یہ فرد اور معاشرے دونوں کے لیے مفید ہو سکتا ہے۔ لیکن جب قرض غیر ضروری اخراجات، نمود و نمائش، غیر محتاط صارفیت، مالی منصوبہ بندی کی کمی یا عیش و عشرت کے حصول کے لیے لیا جانے لگے تو یہ معاشی بوجھ بن جاتا ہے۔ مسلسل قرض لینے کا رجحان فرد کی آمدنی کا بڑا حصہ قرض کی ادائیگی میں صرف کر دیتا ہے، جس کے نتیجے میں خاندان کی معاشی خود مختاری کمزور ہوتی ہے۔

اسلامی تعلیمات کا بنیادی تصور یہ ہے کہ قرض ضرورت پوری کرنے کا ذریعہ ہو، مستقل معاشی طرزِ زندگی نہ بن جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے قرض کے معاملے کی سنگینی کو مختلف احادیث میں واضح فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں قرض سے پناہ مانگا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مقروض شخص: گفتگو میں جھوٹ بول سکتا ہے اور وعدہ کر کے خلاف ورزی کر سکتا ہے۔[3]

قرض کا مفہوم اور اسلامی تصور

قرض عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی کسی کو مال دینا اور بعد میں اس کا مثل واپس لینا ہیں۔ فقہی اصطلاح میں قرض ایک ایسا مالی معاملہ ہے جس میں ایک شخص: دوسرے شخص: کو مال اس مقصد سے دیتا ہے کہ وہ بعد میں اس کا مثل واپس کرے۔ فقہ اسلامی میں قرض کو بنیادی طور پر تبرع، تعاون اور ارفاق کے معاملات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد قرض دینے والے کے لیے تجارتی منافع حاصل کرنا نہیں بلکہ ضرورت مند کی حاجت پوری کرنا ہے۔ وزارتِ اوقاف والشؤون الإسلامیة کویت کی فقہی موسوعہ میں قرض کو ایسے مالی عقد کے طور پر بیان کیا گیا ہے جس کے ذریعے مقرض کسی دوسرے کو مال دیتا ہے تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے اور اس کے مثل واپس کرے۔[4]

اسلام میں قرض دینے کو انسانی ہمدردی اور تعاون کے تناظر میں دیکھا گیا ہے۔ قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے قرضِ حسن کی تعبیر استعمال کی ہے:

"مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً۔"[5]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معاشی نظام میں قرض محض مالی لین دین نہیں بلکہ باہمی تعاون کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ تاہم اس کے لیے شرط یہ ہے کہ قرض حسن ہو، یعنی اس میں ظلم، سود، دھوکا اور ناجائز منفعت شامل نہ ہو۔

قرآن مجید میں قرض کے معاملات کی بنیادی رہنمائی

قرآن مجید نے قرض کے معاملے میں سب سے زیادہ تفصیلی ہدایت سورۃ البقرۃ کی آیت 282 میں دی ہے۔ یہ آیت قرآن مجید کی طویل ترین آیت ہے اور اس میں قرض کے معاہدے کو تحریری شکل دینے، کاتب مقرر کرنے، عدل کے ساتھ لکھنے، مقروض کو اپنی ذمہ داری کا اقرار کرنے، گواہ مقرر کرنے اور کسی فریق کو نقصان نہ پہنچانے کی ہدایات موجود ہیں۔ اس آیت کا بنیادی مقصد مالی معاملات میں شفافیت اور حقوق کا تحفظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ [illegible]غِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ۔"[6]

"اس قرض کو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، اس کی مقررہ مدت تک لکھنے سے اکتاؤ نہیں۔"

اس حکم سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ مالی معاملات میں زبانی وعدے کے بجائے تحریری دستاویز زیادہ محفوظ طریقہ ہے۔ ابن کثیر کے مطابق آیت میں کتابت کا مقصد معاملے کو محفوظ کرنا اور حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔[7]

اسی طرح قرآن مجید نے فرمایا:

"وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ۔"[8]

"تمہارے درمیان ایک کاتب انصاف کے ساتھ لکھے۔"

اس حکم میں مالی معاملات کی دستاویز بندی کے ساتھ ساتھ عدل کا اصول بھی شامل ہے۔ نہ قرض دینے والے کے حق میں ناجائز اضافہ ہو، نہ مقروض پر ایسا بوجھ ڈالا جائے جو معاہدے کا حصہ نہ ہو۔ قرآن مجید نے مزید فرمایا:

"وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا۔"[9]

مقروض اپنے ذمے موجود حق میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرض لینے کے بعد اسے ادا کرنا اخلاقی اور شرعی ذمہ داری ہے۔ قرض خواہ کا حق روکنا یا جان بوجھ کر ادائیگی میں کمی کرنا اسلامی عدل کے خلاف ہے۔

قرض لینے کی جائز صورتیں

اسلامی شریعت میں ہر قرض ناجائز نہیں۔ قرض کا بنیادی حکم جواز ہے، بشرطیکہ اس میں کوئی شرعی ممانعت نہ ہو۔ ضرورت مند شخص: اپنی جائز ضروریات کے لیے قرض لے سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی شخص: کو علاج: کے لیے فوری رقم درکار ہو، کاروبار شروع کرنے کے لیے سرمایہ کی ضرورت ہو، گھر کے ضروری اخراجات پورے کرنے ہوں یا کوئی ناگزیر مالی مشکل پیش آ جائے تو قرض لینا جائز ہو سکتا ہے۔ قرض کی جائز صورت میں چند اصول بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اول یہ کہ قرض حقیقی ضرورت یا جائز مقصد کے لیے ہو۔ دوم یہ کہ قرض لینے والا اسے واپس کرنے کی سنجیدہ نیت رکھتا ہو۔ سوم یہ کہ قرض کے معاہدے میں سود یا کوئی مشروط ناجائز منفعت شامل نہ ہو۔ چہارم یہ کہ قرض کی مدت، مقدار اور ادائیگی کی شرائط واضح ہوں۔ پنجم یہ کہ دونوں فریق دیانت داری اور باہمی رضامندی سے معاملہ کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے قرض کی ادائیگی میں حسنِ سلوک کی بھی تعلیم دی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مقروض کے قرض کی ادائیگی میں عملی مدد فرمائی اور معاملے کو مناسب طریقے سے مکمل کرایا۔[10]

قرض کے بڑھتے ہوئے رجحان کے بنیادی اسباب

موجودہ معاشرے میں قرض کے بڑھتے ہوئے رجحان کے کئی اسباب ہیں۔ ان میں سب سے اہم غیر ضروری صارفیت ہے۔ جدید معاشی ماحول میں انسان کی ضروریات اور خواہشات کے درمیان فرق کم ہوتا جا رہا ہے۔ بہت سی ایسی اشیاء جنہیں ماضی میں آسائش تصور کیا جاتا تھا، اب انہیں بنیادی ضرورت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اشتہارات، سوشل میڈیا اور معاشرتی مقابلہ انسان کو اپنی مالی استطاعت سے زیادہ خرچ کرنے کی طرف مائل کرتے ہیں۔

دوسرا اہم سبب آمدنی اور اخراجات میں عدم توازن ہے۔ جب خاندان کی آمدنی محدود ہو اور اخراجات مسلسل بڑھتے رہیں تو لوگ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے قرض لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ خصوصاً تعلیم، علاج، رہائش اور شادی جیسے اخراجات بعض اوقات اتنے زیادہ ہو جاتے ہیں کہ متوسط اور کم آمدنی والے خاندان قرض کے بغیر انہیں پورا نہیں کر پاتے۔

تیسرا سبب مالی منصوبہ بندی کی کمی ہے۔ بہت سے افراد اپنی ماہانہ آمدنی، اخراجات، بچت اور مستقبل کی ضروریات کا باقاعدہ حساب نہیں رکھتے۔ نتیجتاً اچانک آنے والی مالی ضرورت انہیں قرض لینے پر مجبور کر دیتی ہے۔ اگر خاندان باقاعدہ بجٹ بنائے، غیر ضروری اخراجات کم کرے اور ہنگامی ضرورت کے لیے بچت رکھے تو قرض کی ضرورت بڑی حد تک کم ہو سکتی ہے۔

چوتھا سبب آسان قرضوں کی دستیابی ہے۔ جب مالیاتی اداروں اور دیگر ذرائع سے قرض حاصل کرنا آسان ہو جائے تو بعض افراد قرض کو آخری حل کے بجائے فوری مالی سہولت سمجھنے لگتے ہیں۔ اس سے قرض لینے کی نفسیاتی رکاوٹ کم ہوتی ہے اور ایک قرض کی ادائیگی کے لیے دوسرا قرض لینے کا سلسلہ شروع ہو سکتا ہے۔

قرضوں کے معاشی اثرات

قرض کا سب سے نمایاں معاشی اثر فرد کی آمدنی پر اضافی دباؤ ہے۔ جب کسی شخص: کی ماہانہ آمدنی کا ایک بڑا حصہ قرض کی

اقساط میں صرف ہونے لگے تو اس کے پاس ضروری اخراجات، بچت اور سرمایہ کاری کے لیے کم وسائل باقی رہتے ہیں۔ اس صورت حال سے خاندان کی معاشی خود مختاری متاثر ہوتی ہے۔

دوسرا اثر بچت میں کمی ہے۔ قرض کی مسلسل ادائیگی انسان کو مستقبل کے لیے سرمایہ جمع کرنے سے روکتی ہے۔ اگر کسی خاندان کی آمدنی کا بڑا حصہ پہلے سے لیے گئے قرضوں کی ادائیگی میں صرف ہو رہا ہو تو وہ ہنگامی حالات کے لیے مناسب مالی ذخیرہ قائم نہیں کر پاتا۔

تیسرا اثر کاروباری اور پیداواری سرگرمیوں پر پڑتا ہے۔ اگر قرض پیداواری مقصد کے لیے لیا گیا ہو اور اس سے آمدنی پیدا ہو تو قرض معاشی ترقی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ لیکن اگر قرض غیر پیداواری اخراجات کے لیے لیا جائے تو وہ آمدنی پیدا کرنے کے بجائے مستقبل کی آمدنی پر بوجھ بن جاتا ہے۔

اسلامی معاشی تصور میں اس فرق کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ قرض ایسا ہونا چاہیے جو حقیقی ضرورت یا مفید معاشی سرگرمی کو سہارا دے، نہ کہ انسان کو مستقل مالی انحصار میں مبتلا کر دے۔

قرض اور سود کا تعلق

اسلامی معاشی نظام میں قرض کے معاملے میں سب سے اہم اصول سود کی حرمت ہے۔ قرآن مجید نے واضح طور پر فرمایا:

"وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا۔"[11]

اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔ "

اسی سلسلے میں فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔"[12]

پھر فرمایا:

"فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔"[13]

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں قرض کو منافع کمانے کا ذریعہ بنانے کے بجائے باہمی تعاون اور ارفاق کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ اگر قرض دینے والا پہلے سے مشروط اضافی رقم طلب کرے تو یہ قرض حسن کے تصور سے نکل کر سودی معاملے کی طرف چلا جاتا ہے۔ فقہی موسوعہ میں قرض کے ضمن میں یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ قرض میں مشروط منفعت کا معاملہ فقہی طور پر قابلِ ممانعت ہے، کیونکہ قرض کا مقصد ارفاق اور تعاون ہے، تجارتی معاوضہ حاصل کرنا نہیں۔[14]

قرضوں کے معاشرتی اثرات

قرض کا اثر صرف فرد کی جیب تک محدود نہیں رہتا بلکہ پورے خاندان اور معاشرے کو متاثر کرتا ہے۔ مسلسل قرض میں مبتلا شخص: ذہنی دباؤ کا شکار ہو سکتا ہے، خاندان کے افراد کے درمیان اختلافات پیدا ہو سکتے ہیں اور معاشرتی تعلقات کمزور ہو سکتے ہیں۔ خاص: طور پر جب ایک شخص: قرض کی ادائیگی کے لیے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے مسلسل رقم لیتا رہے تو اس کے سماجی تعلقات متاثر ہوتے ہیں۔ قرض کی عدم ادائیگی سے باہمی اعتماد بھی ختم ہوتا ہے۔ اسلام نے وعدے کی پابندی اور امانت کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے۔ قرض دراصل ایک مالی حق کے ساتھ اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔ جب کوئی شخص: قرض لے کر

جان بوجھ کر ادائیگی سے گریز کرتا ہے تو وہ دوسرے شخص: کے حق کو متاثر کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مالدار شخص: کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔[15] یہ حدیث قرض کی ادائیگی کو محض قانونی ذمہ داری نہیں بلکہ اخلاقی اور شرعی ذمہ داری قرار دیتی ہے۔ اس لیے صاحبِ استطاعت مقروض کے لیے قرض کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر کرنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

قرض اور خاندانی زندگی

قرضوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کا ایک اہم اثر خاندانی زندگی پر پڑتا ہے۔ اگر گھر کا سربراہ مسلسل قرضوں میں مبتلا ہو تو اس کی آمدنی کا بڑا حصہ قرض کی ادائیگی میں خرچ ہونے لگتا ہے۔ نتیجتاً بچوں کی تعلیم، صحت، خوراک اور دیگر ضروریات متاثر ہو سکتی ہیں۔ بعض اوقات قرض کی ادائیگی کا دباؤ میاں بیوی کے درمیان اختلافات پیدا کر دیتا ہے۔ غیر ضروری اخراجات، شادی بیاہ میں غیر معمولی نمود و نمائش، مہنگی تقریبات اور سماجی مقابلہ خاندانوں کو قرض لینے کی طرف لے جاتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات سادگی، اعتدال اور میانہ روی کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

"وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا۔"[16]

اور فرمایا:

"إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ۔"[17]

لہٰذا اگر قرض کا بنیادی سبب غیر ضروری اخراجات اور نمود و نمائش ہو تو اس کا حل مزید قرض لینا نہیں بلکہ اخراجات کے اسلامی اصولوں کی طرف رجوع کرنا ہے۔

قرض اور اخلاقی ذمہ داری

اسلامی تعلیمات میں قرض کی ادائیگی کو اخلاقی ذمہ داری کی حیثیت حاصل ہے۔ مقروض کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرض لیتے وقت ہی اس کی ادائیگی کا منصوبہ بنائے۔ محض رقم حاصل کر لینا کافی نہیں بلکہ اسے واپس کرنا بھی اسی معاملے کا لازمی حصہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قرض کے بارے میں بارہا دعا فرمائی اور اس کی سنگینی واضح کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ قرض سے پناہ مانگتے تھے، کیونکہ قرض انسان کو جھوٹ اور وعدہ خلافی کی طرف لے جا سکتا ہے۔[18]

اس حدیث کا مقصد قرض کو حرام قرار دینا نہیں بلکہ اس کی اخلاقی اور نفسیاتی سنگینی کو واضح کرنا ہے۔ جب انسان قرض کا بوجھ برداشت نہیں کر پاتا تو وہ بعض اوقات قرض خواہ سے حقیقت چھپانے، ادائیگی میں وعدہ خلافی کرنے یا مزید قرض حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لیے اسلام نے قرض کے معاملے میں احتیاط کی تعلیم دی ہے۔

میت کے قرض کے بارے میں اسلامی تعلیمات

اسلام نے قرض کی اہمیت اس قدر واضح کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقروض میت کے معاملے کو خصوصی اہمیت دی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی مقروض شخص: وفات پاتا اور اس کے قرض کی ادائیگی کے لیے مال موجود نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ مسلمانوں سے اس کے قرض کے بارے میں دریافت فرماتے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے

فتوحات کے ذریعے وسعت عطا فرمائی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو مومن قرض چھوڑ کر فوت ہو، اس کی ادائیگی کی ذمہ داری میری طرف ہے، جبکہ جو مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔[19]

اس حدیث سے قرض کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام نے اسے ایسا حق قرار دیا جسے وفات کے بعد بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ قرض لیتے وقت اس کی ادائیگی کا انتظام اور اپنی مالی ذمہ داریوں کی واضح دستاویز ضرور رکھے۔

قرض خواہ کے حقوق

اسلام نے جس طرح مقروض کو ذمہ دار بنایا ہے اسی طرح قرض خواہ کے حقوق کا بھی تحفظ کیا ہے۔ قرض خواہ کو اپنا مال واپس لینے کا حق ہے، لیکن اسے ظلم، زیادتی اور غیر شرعی دباؤ ڈالنے کی اجازت نہیں۔ اگر مقروض حقیقی طور پر تنگ دست ہو تو قرآن مجید نے قرض خواہ کو مہلت دینے کی ترغیب دی ہے:

"وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔"[20]

اس آیت میں اسلامی معاشی نظام کی انسان دوستی نمایاں ہوتی ہے۔ اگر مقروض واقعی تنگ دست ہو تو اسے مہلت دینا چاہیے اور اگر قرض خواہ اپنا حق معاف کر دے تو یہ اس کے لیے مزید بہتر ہے۔ اس طرح اسلام قرض کے معاملے کو صرف قانونی حق کے بجائے رحمت، تعاون اور اخلاقی ذمہ داری سے جوڑتا ہے۔

قرض کی ادائیگی میں حسنِ سلوک

قرض کی ادائیگی میں حسنِ سلوک بھی اسلامی تعلیمات کا اہم حصہ ہے۔ قرض لینے والے کو چاہیے کہ وہ مقررہ وقت پر قرض واپس کرے اور قرض خواہ کو چاہیے کہ اگر مقروض واقعی تنگ دست ہو تو اسے مناسب مہلت دے۔ رسول اللہ ﷺ نے قرض کے معاملے میں باہمی رضامندی سے تصفیہ اور رعایت کی مثال بھی قائم فرمائی۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے واقعے میں آپ ﷺ نے قرض خواہ سے قرض کا کچھ حصہ کم کرنے کی درخواست فرمائی اور مقروض کو باقی قرض ادا کرنے کی ہدایت کی۔[21]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی نظام میں قرض خواہ اور مقروض دونوں کے حقوق کا توازن مطلوب ہے۔ قرض خواہ کو اپنا حق ملنا چاہیے، لیکن ضرورت مند مقروض کے ساتھ آسانی اور رحم کا معاملہ کرنا بھی اسلامی اخلاق کا تقاضا ہے۔

قرضوں کے رجحان کو کم کرنے کے اسلامی ذرائع

قرضوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کو کم کرنے کے لیے سب سے پہلے مالی شعور پیدا کرنا ضروری ہے۔ ہر فرد کو اپنی آمدنی اور اخراجات کا باقاعدہ حساب رکھنا چاہیے۔ غیر ضروری اخراجات، فضول خریداری اور نمود و نمائش سے بچنا چاہیے۔

دوسرا اہم ذریعہ بچت ہے۔ اگر خاندان اپنی آمدنی کا ایک حصہ باقاعدگی سے محفوظ کرے تو ہنگامی حالات میں قرض لینے کی ضرورت کم ہو سکتی ہے۔ تیسرا ذریعہ باہمی تعاون ہے۔ اسلامی معاشرہ صرف انفرادی مالی طاقت پر قائم نہیں بلکہ زکوٰۃ، صدقات، وقف، قرض حسن اور باہمی امداد جیسے اداروں کے ذریعے ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔

چوتھا ذریعہ قرض حسن کا فروغ ہے۔ اگر معاشرے میں صاحبِ استطاعت افراد ضرورت مندوں کو بغیر سود کے قرض

فراہم کریں تو بہت سے لوگ سودی قرضوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ قرآن مجید نے قرض حسن کی ترغیب دے کر مالی تعاون کو عبادت کے تصور سے جوڑا ہے۔

پانچواں ذریعہ اسلامی مالیاتی اداروں کی مضبوطی ہے۔ ایسے مالیاتی نظام کو فروغ دینا چاہیے جس میں حقیقی تجارت، شراکت، اجارہ، مضاربہ اور دیگر جائز عقود کے ذریعے معاشی ضروریات پوری ہوں اور سودی قرضوں پر انحصار کم ہو۔

قرض کی دستاویز بندی اور مالی شفافیت

قرضوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کے دور میں قرآن مجید کی آیتِ دَین کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ قرآن نے واضح طور پر حکم دیا کہ قرض کو لکھا جائے، مدت مقرر کی جائے، کاتب عدل کے ساتھ اسے تحریر کرے اور گواہ مقرر کیے جائیں۔

اس تعلیم کا مقصد فریقین کے درمیان اعتماد ختم کرنا نہیں بلکہ اعتماد کو قانونی اور عملی تحفظ فراہم کرنا ہے۔ تحریری معاہدہ قرض خواہ اور مقروض دونوں کے لیے فائدہ مند ہے۔ اس سے رقم، مدت، اقساط اور شرائط واضح رہتی ہیں اور مستقبل میں اختلاف کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ ابن کثیر نے آیتِ دَین کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کو توثیق اور حفاظت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔[22]

قرض کے بارے میں اسلامی معاشی توازن

اسلام قرض کے بارے میں نہ تو مطلقاً سختی کا رویہ اختیار کرتا ہے اور نہ غیر محتاط قرض گیری کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اسلامی نظام میں ضرورت مند کی مدد کرنا نیکی ہے، لیکن قرض کو عادت بنالینا پسندیدہ نہیں۔ قرض دینے والا اپنے مال کا مالک رہتا ہے اور اسے واپس لینے کا حق رکھتا ہے، جبکہ قرض لینے والا ادائیگی کا پابند ہے۔ یہ توازن اسلامی معاشی نظام کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ ایک طرف قرآن قرض خواہ کے حق کی حفاظت کرتا ہے اور دوسری طرف حقیقی تنگ دست مقروض کو مہلت دینے کا حکم دیتا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے مقروض کی ادائیگی میں مدد بھی فرمائی اور صاحبِ استطاعت مقروض کی تاخیر کو ظلم قرار دیا۔ اس طرح اسلام نے قرض کے معاملے میں حق، عدل، رحم اور ذمہ داری کو یکجا کیا ہے۔

خلاصہ بحث

قرض انسانی معاشی زندگی کی ایک حقیقی ضرورت ہے، لیکن قرضوں کا غیر ضروری اور مسلسل بڑھتا ہوا رجحان فرد، خاندان اور معاشرے کے لیے متعدد معاشی و معاشرتی مسائل پیدا کر سکتا ہے۔ اسلام نے قرض کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ اسے ضرورت مند کی مدد اور باہمی تعاون کا ذریعہ بنایا ہے۔ تاہم اس کے ساتھ ذمہ داری، دیانت، تحریری معاہدے، مقررہ مدت، ادائیگی کی پابندی اور سود سے اجتناب جیسی بنیادی شرائط اور اخلاقی اصول وابستہ کیے ہیں۔ قرآن مجید کی آیتِ دَین اسلامی مالیاتی نظام میں قرض کے معاملے کی جامع رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس میں قرض کو لکھنے، مدت مقرر کرنے، گواہ بنانے اور عدل کے ساتھ معاملہ کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ دوسری طرف اگر مقروض حقیقی طور پر تنگ دست ہو تو اسے مہلت دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس طرح اسلام قرض خواہ کے حق اور مقروض کی مجبوری دونوں کو ملحوظ رکھتا ہے۔

احادیث نبویہ سے بھی قرض کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قرض سے پناہ مانگی، صاحبِ استطاعت مقروض کی تاخیر کو ظلم قرار دیا اور مقروض افراد کے قرض کی ادائیگی میں عملی مدد فرمائی۔ لہٰذا موجودہ دور میں قرضوں کے مسئلے کا حل صرف افراد کو قرض لینے سے روکنا نہیں بلکہ ایک ایسا متوازن معاشی و معاشرتی نظام قائم کرنا ہے جس میں لوگوں کی بنیادی ضروریات پوری ہوں، روزگار کے مواقع میسر ہوں، زکوٰۃ و صدقات کا مؤثر نظام موجود ہو، قرض حسن کو فروغ دیا جائے،

اسلامی مالیاتی متبادل مضبوط کیے جائیں اور لوگوں میں مالیاتی شعور پیدا کیا جائے۔ فرد کی سطح پر سادگی، میانہ روی، بچت اور مالی منصوبہ بندی؛ خاندان کی سطح پر باہمی تعاون؛ معاشرے کی سطح پر زکوۃ، صدقات اور قرض حسن؛ اور ریاستی سطح پر عادلانہ و شفاف معاشی پالیسی اس مسئلے کے مؤثر حل میں بنیادی کردار ادا کر سکتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کا اصل مقصد ایسا معاشی ماحول پیدا کرنا ہے جس میں دولت گردش کرتی رہے، ضرورت مند کی مدد ہو، قرض خواہ کا حق محفوظ رہے، مقروض پر ظلم نہ ہو اور سودی استحصال کا راستہ بند ہو۔ اگر اسلامی تعلیمات کے ان اصولوں کو جدید معاشی تقاضوں کے ساتھ مربوط کر کے عملی شکل دی جائے تو قرضوں کے غیر ضروری بڑھتے ہوئے رجحان کو کم کیا جا سکتا ہے اور ایک زیادہ متوازن، باوقار اور باہمی تعاون پر مبنی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

نتائج البحث:

- قرض بذاتِ خود ناجائز نہیں بلکہ ضرورت کے وقت جائز مالی تعاون کا ذریعہ ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق قرض کا بنیادی مقصد ضرورت مند کی حاجت پوری کرنا اور باہمی تعاون کو فروغ دینا ہے، تاہم اسے غیر ضروری آسائشوں، نمود و نمائش اور فضول اخراجات کے لیے استعمال کرنا معاشی مشکلات میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔
- قرضوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کی بنیادی وجوہات میں غیر ضروری صارفیت، آمدنی اور اخراجات میں عدم توازن، مالی منصوبہ بندی کی کمی اور معاشرتی نمود و نمائش شامل ہیں۔ موجودہ معاشرے میں بہت سے افراد اپنی حقیقی مالی استطاعت سے بڑھ کر اخراجات کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ مسلسل قرض کے چکر میں پھنس جاتے ہیں۔
- قرضوں کا بے تحاشا استعمال فرد اور خاندان کی معاشی خود مختاری کو کمزور کرتا ہے۔ قرض کی اقساط میں آمدنی کا بڑا حصہ خرچ ہونے سے بچت، سرمایہ کاری اور بنیادی ضروریات کے لیے وسائل محدود ہو جاتے ہیں، جبکہ مسلسل قرض خاندانی اختلافات، ذہنی دباؤ اور معاشرتی تعلقات میں کمزوری کا باعث بھی بن سکتا ہے۔
- اسلام نے قرض کے معاملات میں تحریری معاہدے، مدت کی تعیین، گواہی اور شفافیت کو بنیادی اہمیت دی ہے۔ قرآن مجید کی آیتِ دَین سے واضح ہوتا ہے کہ قرض کی رقم، مدت اور شرائط کو تحریر کرنا فریقین کے حقوق کے تحفظ اور مستقبل کے اختلافات سے بچاؤ کا مؤثر ذریعہ ہے۔
- اسلامی تعلیمات میں قرض کی ادائیگی کو شرعی اور اخلاقی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے، جبکہ حقیقی تنگ دست مقروض کے ساتھ نرمی کی ہدایت کی گئی ہے۔ صاحبِ استطاعت شخص: کا قرض کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر کرنا ظلم قرار دیا گیا ہے، جبکہ تنگ دست مقروض کو مہلت دینا قرآن مجید کی واضح تعلیم ہے۔
- قرضوں کے بڑھتے ہوئے رجحان پر قابو پانے کے لیے اسلامی معاشی اصولوں کا عملی نفاذ ضروری ہے۔ سادگی و میانہ روی، مالی منصوبہ بندی، بچت، زکوۃ و صدقات کا مؤثر نظام، قرضِ حسن کا فروغ اور سودی معاملات سے اجتناب ایسے مؤثر ذرائع ہیں جن کے ذریعے فرد اور معاشرہ قرض کے غیر ضروری بوجھ سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

CC BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1 سورۃ البقرۃ،2:282
2 اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، ریاض،1420ھ/1999ء، ج:1، ص:722-724
3 محمد بن إسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاستقراض، باب من استعاذ من الدین، دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ، حدیث:2397
4 وزارۃ الأوقاف والشؤون الإسلامیۃ الکویتیۃ، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، وزارۃ الأوقاف والشؤون الإسلامیۃ، کویت، 1404-1427ھ، ج:33، ص:5-9
5 سورۃ البقرۃ،2:245
6 سورۃ البقرۃ،2:282
7 ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج:1، ص:723-724
8 سورۃ البقرۃ،2:282
9 سورۃ البقرۃ،2:282
10 محمد بن إسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب البیوع، باب الکیل علی البائع والمعطی، حدیث:2127
11 سورۃ البقرۃ،2:275
12 سورۃ البقرۃ،2:278
13 سورۃ البقرۃ،2:279
14 وزارۃ الأوقاف والشؤون الإسلامیۃ الکویتیۃ، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، ج:33، ص:133
15 محمد بن إسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الحوالات، باب إذا إحال علی ملی فلیس لہ رد، حدیث:2288
16 سورۃ الإسراء،17:26
17 سورۃ الإسراء،17:27
18 محمد بن إسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاستقراض، باب من استعاذ من الدین، حدیث:2397
19 محمد بن إسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الکفالۃ، باب الدین، حدیث:2298
20 سورۃ البقرۃ،2:280
21 محمد بن إسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الصلح، باب الصلح بالدین والعین، حدیث:2710
22 ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج:1، ص:723-724